ہر فرد کی ضرورت
ہر گھر کی ضرورت

موت سے پہلے
موت کے بعد

مُرتّب
محمد عمر خان

- موت سے متعلق قرآن مجید کی آیات
- موت سے متعلق احادیث نبویہ ﷺ
- موت سے قبل کرنے والے کام
- عذاب قبر سے نجات دلانے والے اعمال
- موت کے بعد میت کے ساتھ کرنے والے کام
- جنازہ
- تعزیت
- قبر/تدفین
- وصیت کا بیان
- ایمان پر خاتمہ کی علامات
- اچھی موت کے حصول اور بری موت، عذابِ قبر، عذابِ جہنم سے پناہ کی دعائیں

قرآنی آیات اور مستند احادیث پر مبنی کتب، قرآن مجید اور
اسلامی کیلنڈرز بنانے کا گورنمنٹ سے منظور شدہ ادارہ

TM ®

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح
پبلشرز اینڈ پرنٹرز

ایچ.اے.ایف پبلشرز اینڈ پرنٹرز

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مودبانہ گزارش

ہر فرد کی ضرورت
ہر گھر کی ضرورت

موت سے پہلے
موت کے بعد

کتاب پیش خدمت ہے۔ آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور تمام اپنے رشتہ دار، دوست واحباب میں شیئر کریں۔ آپ کا یہ عمل نہ صرف آپ کے لئے دنیا میں اجر کا باعث بنے گا بلکہ آخرت میں صدقہ جاریہ بھی بن جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

والسلام الداعی الی الخیر محمد عمر خان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا مختصر تعارف

نام کتاب: موت سے پہلے موت کے بعد

ہر فرد کی ضرورت
ہر گھر کی ضرورت

سائز: 3.5 x 4.5

صفحات: 80

4 کلر پرنٹنگ
خوبصورت ڈیزائننگ
دیدہ زیب طباعت
پاکٹ سائز
امپورٹڈ آرٹ پیپر 113 گرام
ٹائٹل امپورٹڈ کارڈ 300 گرام

حی علی الفلاح ®
پبلشرز اینڈ پرنٹرز

0300-6366221
0310-6366221
0334-6066221
061-4586619-4588801

قرآن اور مستند احادیث پر مشتمل اسلامی کتب، کیلنڈرز اور دیگر اشیاء
پبلش کرنے کا گورنمنٹ آف پاکستان سے منظور شدہ ادارہ

حی علی الفلاح ®

محمد عمر خان

0300 / 0310 6366221
0334-6066221

قدیر آباد۔ نزد شوکت بریانی۔ گلی نمبر 3۔ ترین روڈ۔ TCS روڈ۔ ملتان

https://www.facebook.com/HayyaAlalFalahMultan

mukmultan@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

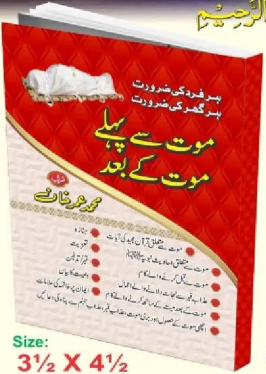

Size:
3½ X 4½

ہر فرد کی ضرورت
ہر گھر کی ضرورت

موت سے پہلے
موت کے بعد

- موت سے متعلق قرآن مجید کی آیات
- موت سے متعلق احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- موت سے قبل کرنے والے کام
- عذاب قبر سے نجات دلانے والے اعمال
- موت کے بعد میت کے ساتھ کرنے والے کام
- اچھی موت کے حصول اور بری موت، عذابِ قبر، عذابِ جہنم سے پناہ کی دعائیں
- جنازہ
- تعزیت
- قبر/تدفین
- وصیت کا بیان
- ایمان پر خاتمہ کی علامات

جنازہ کی نماز میں تقسیم کرنے کیلئے بہترین کتاب

بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل واٹس ایپ نمبرز پر رابطہ کیجئے

پروپرائیٹر محمد عمر خان 0300-6366221

عبداللہ بن عمر 0300-6376466

حمزہ بن عمر 0311-3905952

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	موت سے پہلے / موت کے بعد
جمع و ترتیب	محمد عمر خان — Designing & Setting IRFAN ASLAM
ایڈیشن اول	جنوری 2012ء — ایڈیشن دوم: دسمبر 2025ء
پبلشرز	حی علی الفلاح ® محمد عمر خان 0300-6366221 0310-6366221 0334-6066221

سند

اس کتاب میں درج ہر لفظ کو میں نے حرف بحرف پورے غور وخوض اور نظر عمیق سے دیکھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں کتابت اعراب، صحت لفظی اور خوشخطی کو بطریق احسن ملحوظ رکھا گیا ہے اور ممکنہ حد تک مکمل مسودہ ہر قسم کی اغلاط سے مبرأ ہے

فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

محمد زبیر شیخ

(فاضل جامعہ محمدیہ ملتان و پی ایچ ڈی بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان)

تصحیح کرنے والے کا کتاب کے متن سے حرف بہ حرف متفق ہونا ضروری نہیں

ملنے کا پتہ

محمد عمر خان حی علی الفلاح ®

پبلشرز اینڈ پرنٹرز

0300-6366221

0310-6366221

0334-6066221

https://hayya-alalfalah.com

mukmultan@gmail.com

HayyaAlalFalahMultan

قدیر آباد۔ نزد شوکت بریانی۔ گلی نمبر 3۔ ترین روڈ۔ TCS روڈ۔ ملتان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

فکر آخرت

بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ﴿۱﴾

قریب آ گیا ہے لوگوں کے حساب کا وقت، اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں 21-الانبیاء 1

اے انسان تو سمجھتا ہے کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا لیکن بالکل نہیں

بلکہ بہت جلد تمہارا نام زندوں میں سے نکال کر مُردوں کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا

والدین تو بہت ہی روئیں گے بالا آخر مایوس ہو کر بیٹھ جائیں گے

احباب عزیز و اقارب تمہیں خوب یاد کر کے پھر ہمیشہ کے لئے بھول جائیں گے

بیوی کچھ عرصہ سوگوار رہے گی یا شوہر بھی کچھ مدت افسردہ اور پریشان رہے گا

مگر چند روز کے بعد حالات کی تبدیلیاں انھیں تازہ مشاغل میں الجھا دیں گی

بچے تو بہت بلک بلک کر روئیں گے مگر آہستہ آہستہ ان کے ذہن سے تمہارا نقش محو ہوتا چلا جائے گا

طوفان باد و باراں اور گردشِ لیل و نہار دستوراً تمہاری قبر کی بلندی کو ہموار کر کے تمہارا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے

چند سال بعد ایک بھولے ہوئے خواب کی مانند ہو جاؤ گے

نصف صدی گذر جانے پر اس بات کا باور کرنا مشکل ہوگا کہ تم کبھی دنیا میں آئے بھی تھے

دنیا کی فکر چھوڑ دو موت کی فکر کرو نیز آخرت کی تیاری کرو جہاں ابدی زندگی تمہارا انتظار کر رہی ہے

لمحہ فکریہ

ہر شخص کو یہ فکر تو ہے کہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کی اولاد کا کیا ہوگا؟

لیکن یہ فکر نہیں کہ اولاد کے مرنے کے بعد اولاد کا کیا ہوگا؟

حصہ نمبر 1 موت سے متعلق قرآن مجید کی آیات

ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے

1 كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

ترجمہ ہر شخص کو موت کا مزا چکھنا ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔ پھر جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہوگیا اور یہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے ﴿۱۸۵﴾ (3: آل عمران: 185)

2 كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ
فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ (21: الأنبياء: 35)

ترجمہ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں اور تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے ﴿۳۵﴾

3 كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

ترجمہ ہر متنفس (جان) کو موت کا مزا چکھنا ہے، پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹا کر لائے جاؤ گے ﴿۵۷﴾ (29:العنکبوت:57)

کوئی مقام موت سے محفوظ نہیں

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ؕ

ترجمہ تم جہاں بھی ہو گے (ایک نہ ایک دن) موت تمہیں جا پکڑے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں کیوں نہ رہ رہے ہو۔ (4:النساء:78)

نہیں معلوم کہاں موت آئے گی

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَکۡسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کی موت آنی ہے، بے شک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے ﴿۳۴﴾ (31:لقمان:34)

موت سے فرار نہیں ہو سکتا

قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیۡکُمۡ ثُمَّ

تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾
(62:الجمعہ:8)

ترجمہ آپ ان سے کہیے: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہیں آ کے رہے گی پھر تم اس کے ہاں لوٹائے جاؤ گے جو غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے؟ ﴿۸﴾

ہر انسان موت کی طرف چلا جا رہا ہے

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾

ترجمہ اے انسان! تو تکلیف سہہ کر کشاں کشاں (آہستہ آہستہ) اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے (یعنی اپنی موت کے قریب ہو رہا ہے) اور اس سے ملنے والا ہے ﴿۶﴾
(84:الانشقاق:6)

مہلت کا نہ ملنا

وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾
(63:المنافقون:11)

ترجمہ حالانکہ جب کسی کی موت آ جائے تو پھر اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے ﴿۱۱﴾

موت کا وقت مقرر ہے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا
جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ اپنے بندوں پر وہ پوری قدرت رکھتا ہے اور تم پر نگرانی کرنے والے مقرر کر کے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اسکی جان نکال لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے ﴿۶۱﴾ (6:الانعام:61)

ملک الموت کا مقرر ہونا

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کہہ دیجئے کہ: موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے تمہاری روح قبض کرلے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ (32:السجدة:11)

موت سے پہلے جان کنی کی حالت

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

ترجمہ (پھر دیکھو) وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا ﴿۱۹﴾ (50:ق:19)

موت کے وقت بے بسی کا عالم

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب جان ہنسلی کو پہنچ جاتی ہے ﴿۸۳﴾ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو ﴿۸۴﴾ اور ہم اس وقت تم سے بھی زیادہ اس جان کے نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں سکتے ﴿۸۵﴾ (56:الواقعہ:83 تا 85)

متقی لوگوں کی روحوں کا استقبال

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ ان متقیوں کو جن کی روحیں پاکیزگی کی حالت میں جب ملائکہ قبض کر رہے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام ہو تم پر، داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے اعمال کے بدلے ﴿۳۲﴾ (16:النحل:32)

مومن سے رب کا راضی ہونا

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

ترجمہ اے نفس مطمئن ﴿٢٧﴾ اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے
راضی، وہ تجھ سے راضی ﴿٢٨﴾ داخل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں ﴿٢٩﴾
اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں ﴿٣٠﴾ (89:الفجر:27 تا 30)

روانگی کا وقت

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾

ترجمہ ہرگز نہیں، جب جان حلق تک پہنچ جائیگی ﴿٢٦﴾ (75:القیامہ:26)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾

ترجمہ وہ دن تیرے رب کی طرف روانگی کا ہوگا ﴿٣٠﴾ (75:القیامہ:30)

موت اور زندگی ایک آزمائش ہے

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾

ترجمہ جس نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر غالب (زبردست) بھی ہے اور بخشش دینے والا بھی ﴿۲﴾ (الملک:67:2)

حصہ نمبر 2 موت سے متعلق احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کبھی ہم نے یہ سوچا؟

یہ بات ہمارے ذہن سے اوجھل نہ ہو جائے کہ ایک دن مرنا ہے۔ بیوی، بچوں، مال، جائیداد اور کاروبار کو چھوڑ کر جانا ہے۔ دنیا کی رنگینیوں اور دلفریب بہاروں کو خیر باد کہہ کر قبر کی آغوش میں پہنچنا ہے۔ موت کی بے رحم اور اَن دیکھی تلوار بہت جلد ہمیں اس سارے سروسامان سے جدا کر کے رکھ دے گی جسے ہم اپنے آرام، لذت اور آسائش کیلئے مہیا کرتے رہے ہیں۔ تنہائی میں بیٹھ کر ہم موت کے بارے میں سوچا کریں اور ملنے جلنے والوں سے بھی اس کا تذکرہ کیا کریں۔

''موت'' کو بار بار اور کثرت سے یاد کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان بے لگام نہیں ہوتا۔ اس کے دل میں اللہ کا خوف

پیدا ہوتا ہے اور اس دنیا میں اس کیلئے راہ راست پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔

نیک روح کو قبض کرنے والے فرشتوں کا اس سے کلام کرنا

......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''فرشتے روح قبض کرنے کیلئے جب مرنے والے کے پاس آتے ہیں تو اس کے نیک بخت اور صالح ہونے کی صورت میں کہتے ہیں، ''اے پاک روح! تو پاک جسم میں تھی، اب تو جسم سے نکل آ، تو خوبی والی ہے۔ اللہ کی رحمت سے خوش ہو جا، تیرے لئے جنت کی نعمتیں ہیں، تیرا رب تجھ سے راضی ہے۔'' فرشتے مرنے والے کو مسلسل یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے نکل آتی ہے۔ (ابن ماجہ:4262)

موت کے وقت مومن کی حالت

2 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم (کا کفن) لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں (اے روح!) اللہ کی رحمت، جنت کی خوشبو اور اپنے خوش ہونے والے رب کی طرف جانے کے لئے اس حالت میں اس جسم سے نکل آ کہ تو اپنے رب سے راضی

اور تیرا رب تجھ سے راضی ہے۔

مومن آدمی کی روح جب جسم سے نکلتی ہے تو اس سے بہترین مشک جیسی خوشبو آ رہی ہوتی ہے، یہاں تک کہ فرشتے ایک دوسرے سے لے کر اس کی خوشبو سونگھتے ہیں اور جب آسمان کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے آپس میں کہتے ہیں، ''یہ کیسی عمدہ خوشبو (والی روح) ہے جو زمین سے تمہارے پاس آ رہی ہے'' فرشتے اسے لئے ہوئے جیسے ہی اگلے آسمان پر پہنچتے ہیں تو اس آسمان کے فرشتے بھی اسی طرح کہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس روح کو اہل ایمان کی روحوں کی جگہ (علیین) میں لے آتے ہیں۔ جب وہ روح وہاں پہنچتی ہے تو (پہلے سے موجود) روحوں کو اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کے ملنے پر ہو سکتی ہے چنانچہ بعض روحیں (اس نئی آنے والی روح سے) پوچھتی ہیں، فلاں آدمی (دنیا میں) کس حال میں تھا'' پھر وہ آپس میں کہتی ہیں، ''اسے ذرا چھوڑ دو، آرام کرنے دو، یہ دنیا کے مصائب و آلام میں مبتلا تھا''

پھر روح پوچھتی ہے، کیا وہ فلاں روح تمہارے پاس نہیں آئی؟ وہ آدمی تو فوت ہو چکا۔ اس پر وہ (افسوس سے) کہتے ہیں وہ اپنی ماں

ھاویہ (جہنم) میں لے جایا گیا ہے۔ (حاکم:1302، سنن نسائی:1833)

مرنے والوں کی دو قسمیں

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ آرام پانے والا ہے یا لوگوں کو اس کے شر سے نجات اور راحت ملے گی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مؤمن بندہ (مرنے کے بعد) دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے راحت اور آرام محسوس کرتا ہے اور اللہ کی رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور نافرمان بندے کی موت سے انسانوں، شہروں، درختوں اور جانوروں تک کو سکون اور آرام ملتا ہے۔

(بخاری:6512، مسلم:950)

موت کو ذبح کر کے موت کا مکمل خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنتی لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنمی لوگ جہنم میں، تو اس وقت موت کو لایا جائے گا، اور جنت اور جہنم کے درمیان اس کو ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک منادی کرنے والا

یوں منادی کرے گا ''اے اہل جنت! اب تم کو موت نہیں ہے اور اے اہل جہنم! اب تم کو بھی موت نہیں ہے۔ اس وقت جنتیوں کو خوشی پر خوشی اور جہنمیوں کو رنج پر رنج ہوگا'' (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، بخاری:6548)

دانا اور نادان لوگ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے اور نادان وہ ہے جو خواہش نفس کا تابع بن جائے اور اللہ سے امیدیں باندھے۔ (ترمذی:2459، ابن ماجہ:4260)

دور اندیش اور کامیاب لوگ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر سمجھدار اور دور اندیش کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ''وہ جو موت کو سب سے بڑھ کر یاد کرتا ہے اور موت کے لئے سب سے زیادہ تیاری کرتا ہے ایسے لوگ ہی دانش منداور دور اندیش ہیں، یہی دنیا کی عزت اور آخرت کا اعزاز لے گئے'' (المعجم الصغیر للطبرانی:1008)

مسلمان کے اچھا ہونے کی گواہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے اچھا ہونے کی گواہی چار آدمی دیں، اللہ تعالی اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے پوچھا: "اگر (گواہی دینے والے) تین ہوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں! تین بھی۔ پھر ہم نے کہا: "اگر دو ہوں؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دو بھی (جنت میں داخلے کے لیے کافی ہیں) (حضرت عمر رضی اللہ عنہ، بخاری:1368)

جہاں موت لکھی ہے وہیں آئے گی

(راوی) حضرت مَطَر بن عُکَامِس رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی خاص مقام پر فوت کرنے کا فیصلہ فرماتے ہیں تو اس کے لئے وہاں (جانے کا کوئی نہ کوئی سبب بن جاتا ہے اور اس کے لئے اس جگہ) کوئی ضرورت پیدا کر دیتے ہیں (اور وہ وہاں پہنچ جاتا ہے اور اُس کی روح قبض کر لی جاتی ہے) (مسند احمد:21983، ترمذی:2146)

بابرکت مقام پر موت اور دفن کی آرزو

ایسی آرزو رکھنا کہ کسی بابرکت سرزمین یا مقدس مقام مثلاً

بیت المقدس کے قریب یا حرمین شریفین یا ریاض الجنہ میں موت آئے یا البقیع اور المعلیٰ قبرستان میں سے کہیں دفن ہوں، ''درست ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مدینہ میں مر سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہیں مرے کیوں کہ جو وہاں مرے گا میں اس کے حق میں سفارش کروں گا۔ (ترمذی:3911)

شہادت اور مدینہ میں وفات پانے کیلئے دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگتے تھے

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔ (بخاری:1890)

موت کی آرزو نہ کرنا

1 حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (کیونکہ) اگر وہ

نیکوکار ہے تو نیکی کے میدان میں اس کے بڑھنے کی توقع ہے اور اگر بدکار ہے تو شاید توبہ کر کے اللہ کو راضی کر لے۔ (بخاری:5673)

2 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی تکلیف یا بیماری میں مبتلا ہے تو اسے مصیبت سے گھبرا کر موت کی آرزو نہ کرنی چاہیے۔ اگر کوئی دعا کرنی ہی ہے تو یوں دعا کرنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ (بخاری:5671،مسلم:2680، ترمذی:971،ابوداؤد:3108)

ترجمہ اے اللہ! جب تک جینا میرے لئے فائدہ مند ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب مرنے میں میری بھلائی ہو تو پھر مجھے موت کی آغوش میں پناہ دے

مومن کی موت میں خیر ہے

1 حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو چیزیں ہیں جنہیں آدمی ناپسند کرتا ہے، آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مومن کیلئے موت فتنہ سے بہتر ہے، آدمی مال کی قلت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ مال کی قلت حساب کو مختصر کرتی ہے۔ (مسند احمد:23625)

کافر کی موت کا حال

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر دی جاتی ہے تب اسے آئندہ پیش آنے والے حالات سے زیادہ نفرت کسی چیز سے نہیں ہوتی لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔ (بخاری: 6507)

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ سے ملنا محبوب ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا محبوب رکھتے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ سے ملنا ناگوار ہو تو اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہوتا ہے۔ (بخاری: 6507، مسلم: 2683)

موت کے وقت دو چیزوں کا دل میں پیدا ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نوجوان کے پاس گئے جو حالت نزع میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

کیسا محسوس کر رہے ہو؟" اس نے کہا: اللہ سے رحمت کی امید بھی ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسے موقع پر کسی بندے کے دل میں جب یہ دونوں چیزیں پیدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید کے مطابق دے دیتا ہے اور جس بات کا اسے اندیشہ ہو اس سے محفوظ کر دیتا ہے۔ (ترمذی: 983، ابن ماجہ: 4261)

موت سے پہلے نیکی کی توفیق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے لئے خیر چاہتا ہے تو اس سے کام لیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کس طرح کام لیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "موت سے پہلے اُسے نیک کام کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔" (ابن حبان: 341)

فوت شدگان کی طرف سے مالی صدقہ

1 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں اس کی طرف

سے صدقہ کروں تو کیا اسے اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں ۔ وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنے کھجور کے باغ کو اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

(بخاری:2756، ترمذی:669، ابوداؤد:2882)

2 حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''ام سعد رضی اللہ عنہا وفات پا گئی ہیں (ان کے ایصال ثواب کے لئے) کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانی'' چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوا کر کہا ''یہ ام سعد رضی اللہ عنہا کیلئے ہے'' (یعنی اس کنویں کا ثواب ام سعد رضی اللہ عنہا کی روح کو ملتا رہے)

(ابوداؤد:1681)

حصہ نمبر 3 موت سے قبل (آخری وقت میں) کرنیوالے کام

مرض الوفات میں معوّذات کا پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے اور خود اپنا دست مبارک اپنے بدن مبارک پر پھیرتے، لیکن جب مرض الوفات میں مبتلا تھے تو

میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرتی اور آپ کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیرتی (بخاری:5016، 5735، مسلم:2192) یعنی (مکمل سورتیں)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ ---قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١

موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی وفات سے 3 دن پہلے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔ ''ضرور تم میں سے ہر ایک کو اس حال میں موت آنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کا گمان اچھا ہو'' (مسلم:2877)

سکرات کی سختی سے حفاظت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''نزع'' (یعنی موت) کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پاس رکھے ہوئے پانی کے پیالہ میں اپنا دست مبارک تر کر لیتے اور منہ پر پھیرتے اور یہ کلمات فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ اے اللہ! سکرات موت اور موت کے شدائد میں میری مدد فرمائیے۔ (ترمذی:978)

کلمہ کی تلقین اور اچھی بات کرنا

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب الموت آدمی کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کی تلقین کرو۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، مسلم:917-916)

2 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم مریض کے پاس جاؤ، یا میت کے پاس بیٹھو تو اچھی بات کرو، کیونکہ تمہاری بات پر فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں۔ (مسلم:919)

قریب الموت کافر کو اسلام کی دعوت دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اس کے سر کی طرف بیٹھ کر فرمانے لگے: اسلام قبول کرلو!'' اس نے قریب بیٹھے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ نے کہا، ابوالقاسم (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کر۔ تو اس نے اسلام قبول کرلیا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ (بخاری:1356)

ترجمہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے اسے آگ سے بچالیا ہے۔

حصہ نمبر 4 وصیت کا بیان

موت سے قبل وصیت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہے، اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں اس حال میں گزارے کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو۔ (بخاری:2738، مسلم:1627)

2 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے، مجھ پر کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں میرا وصیت نامہ میرے پاس نہ رکھا ہو۔ (مسلم:1627)

3 اگر فوت شدہ کو وصیت کرنیکا موقع نہ ملے تو بھی ترکہ سے اس کے قرض کی ادائیگی کرنا ورثا پر فرض ہے۔ (النساء:4:11)
(بخاری:2738، مسلم:4/1628)

4 کوئی شخص اگر اپنی وراثت میں سے کچھ اللہ کی راہ میں دینا چاہتا ہے، تو اس کی وصیت کرے۔ (بخاری:2742، مسلم:1628/7)

سب سے پہلے ترکہ سے قرض کی ادائیگی ہوگی اسکے بعد اس نے جو جائز وصیت کی ہوگی وہ پوری کی جائیگی اور پھر اسکے مال سے وراثت تقسیم ہوگی

وصیت کی شرائط

1 ایک تہائی مال تک کی وصیت کی جاسکتی ہے، اس سے زیادہ کی نہیں۔ (بخاری:2742، مسلم:1628/7)

2 کسی وارث کے حق میں مال کی وصیت نہیں کی جاسکتی۔ (ابوداؤد:3565، ترمذی:2121)

3 کسی وارث کو اسکے شرعی حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا (4:النساء:12)

4 وصیت کرتے وقت دو آدمیوں کو گواہ بنانا چاہیے (5:المائدۃ:106)

5 کسی کی وصیت کو تبدیل کرنا حرام ہے۔ (2:البقرۃ:181)

6 اگر وصیت کتاب وسنت کے مطابق نہیں ہے تو اسے کتاب وسنت کے مطابق تبدیل کرنا ورثا پر فرض ہے۔ (2:البقرۃ:182)

7 وراثت تقسیم کرنے سے پہلے وصیت پوری کی جائیگی (4:النساء:11)

اعمال صالحہ کی وصیت کرنا

مال کے علاوہ کسی دینی کام کرنے کی بھی وصیت کی جاسکتی ہے، جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری وقت میں امت کو کئی کاموں کی نصیحت فرمائی۔ (مسلم:1637)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فوت ہوتے ہوئے وصیت کی: جب میں فوت ہو جاؤں تو میری موت کا اعلان نہ کرنا، مجھے ڈر ہے کہ یہ "نعی" میں آتا ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "نعی" (موت کا جاہلانہ اعلان) کرنے سے منع فرمایا تھا (ترمذی:986)

وصیت نہ کرنے کی صورت میں خیرات کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا میرا باپ وفات پا گیا ہے اور اس نے اپنے پیچھے کچھ مال بھی چھوڑا ہے جب کہ اس نے کوئی وصیت نہیں کی اگر اس کی طرف سے خیرات کی جائے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "ہاں" اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسلم:1630)

حصہ نمبر 5 موت کے بعد میت کے ساتھ کرنے والے کام

میت کو بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کی میت کو روتے ہوئے بوسہ دیا تھا (ابوداود:3163، ترمذی:989)

2 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد) میرے حجرہ میں تشریف لائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے لگے اور آپ کا چہرہ یمنی چادر میں لپیٹا ہوا تھا، انھوں نے چہرہ انور سے چادر ہٹائی، جھک کر بوسہ دیا اور رونے لگے (بخاری:1241،1242)

3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! کیا آپ بھی (لوگوں کی طرح) روتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے۔“ پھر رونے لگے، پھر فرمایا: ”بلاشبہ آنکھیں روتی ہیں، دل غمگین ہے، لیکن ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہوگا۔“ (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، بخاری:1303، مسلم:2315)

میت کی آنکھیں بند کرنے اور دعا کا حکم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، آپ نے ان کو بند کر دیا اور فرمایا: جب روح جسم سے نکال لی جاتی ہے تو بینائی بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے (اس لئے موت کے بعد آنکھوں کو بند کر دینا چاہئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات سن کر ان کے گھر کے آدمی چلّا چلّا کر رونے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دعا کرو، اس لئے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ (مسلم:920)

ترجمہ اے اللہ! ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں انکا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد اس کیلئے تو ہی سر پرستی اور اس کے پسماندگان کی نگرانی فرما، یا رب العالمین! ہمیں بھی بخش دیجیے اور اسے بھی

بخش دیجیے اور اس کی قبر کشادہ کر دیجیے اور اسے نور سے روشن کر دیجیے۔

نوٹ 1 (میت کے حق میں یہ دعا کرتے وقت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے نام کی جگہ اپنی میت کا نام لیا جائے)

2 اسی طرح میت کا منہ بھی بند کر دینا چاہیے اور ہاتھ اور پاؤں سیدھے کر دیے جائیں تاکہ اکڑ نہ جائیں۔

3 میت کو کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات کے بعد یمنی چادر سے ڈھانپا گیا تھا۔ (بخاری:5814، مسلم:942)

4 تجہیز و تکفین کر کے جنازہ کے لئے جلد تیار کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ (تیار کر کے) جلدی لے چلو۔
(بخاری:1315، مسلم:944)

میت کی جدائی سے پہنچنے والے غم پر صبر کی تلقین

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ (البقرة:2:156)

ترجمہ (صبر کرنے والے) وہ ہیں کہ جب انھیں کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے)

مصیبت پر صبر حاصل کرنے کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس صاحب ایمان پر کوئی مصیبت آئے (یا کوئی چیز فوت ہو جائے) اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے جو عرض کرنے کا حکم ہے یعنی:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا

ترجمہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہم سب لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور (جو چیز مجھ سے لے لی گئی ہے) اس کی بجائے اس سے بہتر عطا فرما،

تو اللہ تعالیٰ اس چیز کے بجائے اس سے بہتر ضرور عطا فرمائے گا۔

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) جب میرے پہلے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے جی میں سوچا کہ میرے شوہر مرحوم ابو سلمہ رضی اللہ عنہ

سے اچھا کون ہوسکتا ہے، وہ سب سے پہلے مسلمان تھے جنہوں نے گھر بار کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی (لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے مطابق) میں نے ان کی وفات کے بعد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا اور دعا کی .... اَللّٰهُمَّ اُجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا .... تو اللہ تعالیٰ نے ابو سلمہ کی جگہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب فرمائے۔ (مسلم:918)

موت پر صبر اور اس کا اجر ''جنت''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو جب میں اٹھالوں پھر وہ ثواب کی امید میں صبر کرے تو میرے پاس اس کیلئے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں ہے (بخاری:6424)

معتبر صبر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبر وہی معتبر ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے (آہستہ آہستہ تو صبر آ ہی جاتا ہے) (بخاری:1283، مسلم:926)

وفات کے موقع پر ناجائز کام

نوحہ کرنا حرام ہے

1 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو (اظہارِ غم کیلئے) منہ پیٹے، گریبان چاک کرے اور منہ سے جاہلانہ باتیں نکالے (بخاری: 1297، مسلم: 103)

2 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عورت (یا مرد) سے بری الذمہ ہیں جو اظہارِ غم کیلئے چلائے، سر منڈوائے (بال نوچے) اور کپڑے پھاڑے۔ (بخاری: 1296، مسلم: 104)

میت کو بھلائی سے یاد کرنا

مُردوں کی خطاؤں اور بے اعتدالیوں کو زیرِ بحث لانا ممنوع ہے۔ جو شخص فوت ہو کر اپنے رب سے جا ملا ہو، اسکی غلطیوں کی تشہیر کرنا کوئی اچھا مشغلہ نہیں ہے۔ اسکی کمزوریوں اور گناہوں کے اظہار سے پرہیز کیا جائے بلکہ اس کے حق میں کلمہ خیر کہا جائے اور اس کی خوبیوں کا اعتراف کیا جائے۔ کیونکہ وہ دنیا میں اپنے امتحان کا پرچہ مکمل کر کے رخصت ہو چکا ہے۔ یہ خیال رہے کہ کسی متوفی پر نکتہ چینی کرنے اور اس کے عیب

بیان کرنے سے انسان غیبت کے گناہ کا مرتکب بھی ہو جاتا ہے۔ زندہ انسان سے تو یہ گناہ معاف کرایا جا سکتا ہے لیکن مردہ سے معافی مانگنے اور اس کے معاف کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے اور نہ ہی مردہ انسان اس دنیا میں آ کر اپنی صفائی بیان کر سکتا ہے اور نہ اپنا دفاع کر سکتا ہے۔

1 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مُردوں کی خوبیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے رک جاؤ۔ (ترمذی:1019، ابوداؤد:4900)

2 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اس پر نکتہ چینی نہ کرو۔ (ابوداؤد:4899)

میت کا عیب چھپانے کا اجر

حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو غسل دینے والے اگر اس کی ناگوار بات یا عیب کو چھپائیں گے تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ ان کی مغفرت فرمائیں گے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی :6655)

✵......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس

(کی کسی ناپسندیدہ چیز) کی پردہ پوشی کی تو اللہ اسکے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس کسی نے کسی مسلمان کو کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے (روز قیامت) سندس کا لباس پہنائے گا۔ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، طبرانی: 8077)

فوت ہوجانے والوں کے عیب بیان نہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مرنے والوں کو برا نہ کہو، جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا وہ اس کا بدلہ پاچکے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، بخاری: 1393)

واجب ہوگئی "جنت یا جہنم"

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جنازہ کو دیکھا تو اس کی اچھے الفاظ میں تعریف کی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے "واجب ہوگئی" پھر ایک اور جنازہ کو دیکھا تو ان حضرات نے اسے برائی سے یاد کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر بھی یہی فرمایا: "واجب ہوگئی" تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "کیا چیز واجب ہوگئی" آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس میت کی تم نے تعریف کی تو تمہاری تعریف و گواہی کے سبب اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس میت کی تم نے برائی بیان کی تو تمہاری گواہی سے

اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی کیونکہ تم اللہ کی زمین پر اللہ کے (چلتے پھرتے) گواہ ہو۔ (بخاری:1367،مسلم:949)

حصہ نمبر 6 ایمان پر خاتمہ کی علامات

پیشانی پر پسینہ آنا

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے (موت سے قبل) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا (حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ،ابوداؤد:3116)

2 حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ فوت ہوتا ہے۔
(نسائی:1829،ترمذی:982،ابن ماجہ:1452)

3 حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ بن الخصیب بیان کرتے ہیں کہ وہ خراسان سے اپنے بیمار بھائی کی عیادت کو گئے دیکھا کہ موت وحیات کی کشمکش میں ہیں اور بھائی کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔ تو انہوں نے کہا "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے۔" (مسند احمد:23022)

حُسنِ خاتمہ کیلئے عمل

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ سوتے وقت باوضو ہو کر اور دائیں پہلو پر لیٹتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا کو پڑھا کرو اور فرمایا کہ اگر تم اس حالت میں وفات پا گئے تو تمہارا خاتمہ فطرت اسلام پر ہوگا۔ (بخاری:6311)

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو آپ کی سپردگی میں دے دیا اور اپنے چہرے (رخ) کو آپ کی طرف کر لیا اور اپنے کام کو آپ کے سپرد کر دیا اور آپ سے ہی اپنا سہارا لیا اس حالت میں کہ اُمید اور خوف آپ ہی سے ہیں۔ سوائے آپ کے نہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ کوئی جائے نجات۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا ہوں جو آپ نے اُتاری ہے اور آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں جن کو آپ نے بھیجا ہے۔

حصہ نمبر 7 جنازہ

جنازے کے لئے کھڑا ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کا جنازہ آتے دیکھیں تو کھڑے ہو جائیں، پھر اگر اس جنازہ کے ساتھ چلنے کا ارادہ نہ ہو تو اس جنازہ کے کچھ آگے نکل جانے تک کھڑے رہیں (حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، بخاری:1308)

اگر نہ بھی کھڑے ہوں تو جائز ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازوں کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر بعد میں بیٹھنے لگ گئے تھے۔ (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ابوداؤد:3175، مسلم:962)

جنازے میں شرکت کیلئے لوگوں کو اطلاع کرنا

1 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کی موت کے دن اس کی وفات کا اعلان کیا، پھر لوگوں کو لے کر جنازہ گاہ میں گئے صفیں بنائیں اور چار تکبیرات سے نماز جنازہ پڑھائی۔

(بخاری:1245، مسلم:951)

2 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک کالے رنگ کا شخص یا کالے رنگ کی عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی ، وہ فوت ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی وفات کی خبر کسی نے نہ دی تو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا کہ وہ دکھائی نہیں دیتی تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو فوت ہو چکی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم نے مجھے (اس کی موت کی) خبر کیوں نہیں دی؟ (بخاری:1337)

نماز جنازہ کی اہمیت

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی مسلمانوں پر فرض ہے، اگر کچھ لوگ بھی ادا کرلیں گے تو باقی مسلمان گناہ گار نہیں ہوں گے۔

مسلمانوں پر میت کا حق

مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جانا مسلمانوں پر میت کا حق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ (بخاری:1240، مسلم:2162)

جنازے کا ثواب اور اس کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور پھر نمازِ جنازہ پڑھی اس کو ایک قیراط کا اجر ملے گا اور جو تدفین ہونے تک ساتھ رہا اسے دو قیراط اجر ملے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''قیراط سے کیا مراد ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔'' (بخاری:1325، مسلم:945، مسند احمد:7188)
(ابوداؤد:3168، نسائی:1994، ابن ماجہ:1539)

جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے جنازوں کو جلد لے کر چلو، (یعنی جنازہ اور تدفین جلد کی جائے) اگر وہ نیک ہوں گے تو تم انہیں خیر تک جلد پہنچا دو گے اور اگر وہ برے ہوں گے تو تم ان سے جلد چھٹکارا حاصل کر لو گے اور انہیں جلد اپنے کندھوں سے اتار دو گے (بخاری:1315، مسلم:944، مسند احمد:7267)
(ابوداؤد:3181، نسائی:1910، ابن ماجہ:1477)

جنازہ پڑھانے کی وصیت

اگر میت نے کسی خاص شخص کے متعلق جنازہ پڑھانے کی وصیت کی ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے۔

ابو اسحٰق (سبیعی) سے روایت ہے کہ حارث اعور نے وصیت کی کہ حضرت عبداللہ بن یزید (عبداللہ بن یزید حطمی رضی اللہ عنہ) ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ انہوں نے جنازہ پڑھایا' پھر انہیں قبر میں پاؤں کی جانب سے (پاؤں کے رُخ سے) قبر میں اتارا اور فرمایا یہ سنت ہے۔

(ابوداؤد:3211)

نماز جنازہ کا مسنون طریقہ

نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہنی چاہئیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کے جنازے میں چار تکبیرات کہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ ایک قبر کے پاس آئے، صفیں درست کیں اور (جنازے میں) چار تکبیرات کہیں۔

(بخاری:1318، 1319، مسلم:951)

پہلی تکبیر

پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہے۔ چاہے اونچی آواز سے پڑھیں یا آہستہ دونوں طرح صحیح ہے۔ نیز سورۃ الفاتحہ کے بعد اور کوئی سورۃ بھی پڑھی جائے گی۔

(بخاری:1335، نسائی:1987، ابوداؤد:3198)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ یااللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورآل محمد پراسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے یااللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پراور آلِ محمد پراسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔ (بخاری:3370)

تیسری تکبیر کے بعد (بالغ مرد اور عورت کے لئے دعا)

1 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

ترجمہ اے اللہ! ہمارے زندہ و مردہ، ہمارے حاضر و غائب، ہمارے چھوٹے اور بڑے، ہمارے مرد اور عورت (ہر ایک) کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے اسے ایمان پر موت دے۔ یااللہ! ہمیں مرنے والے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد

ہمیں گمراہ نہ کر۔ (ابوداوٗد:3201،ترمذی:1024،نسائی:1986)
(ابن ماجہ:1498،مسند احمد:22554،ابن حبان:3070،حاکم:1326)

تیسری تکبیر کے بعد (بالغ مرد کے لئے دعا)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

ترجمہ اے اللہ! اس (میت) کی مغفرت فرمایئے، اس پر رحم فرمایئے، اس کو عافیت سے ہمکنار کیجئے، اس سے درگزر فرمایئے، مہمان کا اکرام فرمایئے، اس کی قبر کشادہ فرمایئے، اسے اچھی طرح دھو کر پاک صاف کیجئے، اس کے گناہوں کے داغ ایسے ہی صاف کر دیجئے جیسے کپڑا دھو کر میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، دنیا کے گھر سے بہتر گھر، دنیا کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑ اعطاء فرمایئے، جنت میں داخل کیجئے اور اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے

بچائیے۔ (مسلم:963، مسند احمد:23975، ترمذی:1025، ابن ماجہ:1500)

تیسری تکبیر کے بعد (بالغ عورت کے لئے دعا)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهَا وَارْحَمْهَا وَعَافِهَا وَاعْفُ عَنْهَا وَاَكْرِمْ نُزُلَهَا وَوَسِّعْ مُدْخَلَهَا وَاغْسِلْهَا بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهَا مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهَا دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهَا وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهَا وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهَا وَاَدْخِلْهَا الْجَنَّةَ وَاَعِذْهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

ترجمہ اے اللہ! اس (عورت میت) کی مغفرت فرمائیے، اس پر رحم فرمائیے، اسکو عافیت سے ہمکنار کیجئے، اس سے درگزر فرمائیے، مہمان کا اکرام فرمائیے، اسکی قبر کشادہ فرمائیے، اسے اچھی طرح دھو کر پاک صاف کیجئے، اسکے گناہوں کے داغ ایسے ہی صاف کر دیجئے جیسے کپڑا دھو کر میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، دنیا کے گھر سے بہتر گھر، دنیا کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطاء فرمائیے، جنت میں داخل کیجئے اور اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔ (حوالہ مندرجہ بالا)

4 حضرت واثلہ بن اُسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

ترجمہ اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے ہے پس اسے قبر کی آزمائش سے بچالے۔

✵...... جبکہ عبدالرحمٰن بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (سند کے راوی) نے مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ کچھ اضافہ کیا اور یوں کہا:

فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ

اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے۔ اے اللہ! پس اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔

(ابوداؤد:3202)

بچے کی میت کے لئے دعائیں

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جو بے گناہ تھا تو میں نے ان کو یہ کہتے سنا:

اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (الموطأ لامام مالک، کتاب الجنائز:776)

ترجمہ اے اللہ! اس کو قبر کے عذاب سے بچا۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بچے/بچی کے جنازے پر امام سورۃ الفاتحہ پڑھے اور پھر یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا

ترجمہ اے اللہ! اسے ہمارے لئے پہلے جا کر مہمانی تیار کرنے والا، پیش رو اور (باعث) اجر بنا دے۔ (بخاری۔ کتاب الجنائز، باب:65)

غائبانہ نماز جنازہ

کسی میت کی غائبانہ (یعنی میت سامنے موجود نہ ہو) نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ حبشہ نجاشی کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج ایک نیک شخص حبشہ میں فوت ہو گیا ہے، لہٰذا آؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ صحابی فرماتے ہیں کہ ہم نے صفیں بنائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(بخاری:1320، مسلم:952)

مقروض کی نماز جنازہ

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: "اس پر قرض ہے؟" ورثاء نے کہا: نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز پڑھا دی۔

پھر دوسرا جنازہ لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اس پر قرض ہے؟ ورثاء نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا اس نے ترکہ چھوڑا ہے؟ انھوں نے کہا: "تین دینار" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز پڑھا دی۔

پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: "اس پر قرض ہے؟ ورثاء نے کہا: ہاں! تین دینار" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ اس کا جنازہ پڑھائیں، اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (بخاری:2289)

2 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی جان قرض کے عوض میں لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے (ابن ماجہ:2413، ترمذی:1079 -1078)

3 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مقروض مرجائے، تو (قیامت کے دن) اس کی نیکیوں سے قرض کی ادائیگی کی جائے گی کیونکہ وہاں (اس کے پاس) کوئی روپیہ پیسا تو ہوگا نہیں۔ (ابن ماجہ:2414)

حصہ نمبر 8 قبر/تدفین

قبر کا عذاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مرُدوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے (مسلم:2868)

نوٹ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے اور اپنے بندوں پر احسان ہے کہ قبر کے عذاب سے پیدا ہونے والی چیخ و پکار اور کرخت و بے ہنگم آواز انسانی کان نہ سنیں ورنہ زمین میں مرُدوں کو دفن کرنے کا سلسلہ رک جاتا اور لوگ خوف کے مارے مرُدے کے پاس بھی نہ جاتے۔

قبر میں آنے والی آزمائش

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں (قبر میں آنے والی) اس آزمائش کا ذکر فرمایا، جس میں مرنے والا آدمی مبتلا ہوتا ہے، تو جب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ذکر فرمایا، تو خوف و دہشت سے سب مسلمان چیخ اٹھے اور ایک کہرام مچ گیا۔ (بخاری:1373)

مومن اور کافر بندے کے لئے قبر کی پکار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جائے نماز (نماز پڑھنے کی جگہ) میں داخل ہوئے تو لوگوں کو ہنستے دیکھ کر فرمایا: اگر تم لذتوں کو منقطع کرنے والی کو زیادہ یاد کرتے تو اس ہنسی مذاق کو بھول جاتے۔ لوگو! تم لذتوں کو منقطع کرنے والی کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو۔ (پھر فرمایا:) جانتے ہو وہ لذتوں کو منقطع کرنے والی کون ہے؟ سنو!۔۔۔وہ ''موت'' ہے۔۔۔''قبر'' روزانہ پکارتی ہے۔

- ......میں ان مسافروں کی قیام گاہ ہوں جو وطن چھوڑ کر یہاں آ بستے ہیں
- ......میں تنہائی کا گھر ہوں جس میں تجھے اکیلا رہنا پڑے گا۔
- ......میں مٹی کا گھر ہوں۔ ......میں کیڑوں کا گھر ہوں۔

(پھر فرمایا:) جب مومن بندے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے خوش آمدید کہتی ہے اور کہتی ہے تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں

میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس وقت جبکہ مجھے تیرا والی بنایا گیا ہے اور تو میرے قبضہ میں ہے، تو عنقریب دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا اچھا رویہ اختیار کرتی ہوں پھر قبر اس کی حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس میں ایک ایسا دروازہ کھل جاتا ہے جو سیدھا بہشت تک جاتا ہے۔

(پھر فرمایا:) اور جب کوئی کافر یا نافرمان بندہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید نہیں کہتی، پھر وہ اس سے خطاب کرتی ہے کہ مجھے روندنے والوں میں میرے لئے سب سے زیادہ قابل نفرت تو تھا۔ آج جبکہ مجھے تیرا حاکم بنا دیا گیا ہے اور تو میرے قبضہ میں ہے تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ پھر قبر اس پر ٹوٹ پڑتی ہے اور اسے دبوچ لیتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں الٹ پلٹ ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور انہیں ایک دوسرے میں داخل کرتے ہوئے یہ بات فرمائی اور اس پر 70 سانپ مسلط ہو جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو کرہ ارضی پر قیامت تک کوئی شے پیدا نہ ہو سکے۔ یہ سانپ قیامت تک اسے کاٹتے اور نوچتے رہیں گے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر میں فرمایا،

اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ (ترمذی:2460)

ترجمہ قبر باغِ بہشت کا ایک ٹکڑا ہے یا آگ کا ایک گڑھا ہے۔

قبر، آخرت کی پہلی منزل

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی قبر پر ٹھہرتے تو بے تحاشا روتے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی، آپ رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت کو دیکھ کر پوچھا گیا کہ جنت اور دوزخ کا تذکرہ تو آپ کو اشکبار نہیں کرتا لیکن قبر کو دیکھتے ہیں تو آپ پھوٹ کر رونے لگتے ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ اسکے جواب میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "میں نے قبر سے زیادہ بھیانک اور خوفناک منظر اور کہیں نہیں دیکھا۔ یہ آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر یہ آسانی سے طے ہو جائے، تو اس کے بعد آنے والے دوسرے مراحل اس سے زیادہ آسان ہوں گے اور اگر (آدمی) اس سے چھٹکارا نہ پا سکے (اور پھسل جائے) تو ہر آنے والی منزل زیادہ دشوار اور پریشان کن ثابت ہوگی۔" (ترمذی:2308، مسند احمد:454)

قبر کے لئے تیاری کرلو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے، حتیٰ کہ (جس جگہ آپ تشریف فرما تھے اس جگہ کی) مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرے بھائیو! اس دن کے لئے کچھ تیاری کرلو'' (ابن ماجہ:4195)

قبر میں سوالات پر ثابت قدمی

✲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، یارسول اللہ! میں تو ایک کمزور عورت ہوں، قبر میں میرا کیا حال ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ توحید کی برکت سے قبر میں سوالوں کے جوابات پر بھی ثابت قدم رکھے گا'' (معجم ابن الاعرابی:82)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۗ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ (14:ابراہیم:27)

ترجمہ جولوگ ایمان لائے انھیں اللہ قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا اور جو ظالم ہیں انھیں اللہ بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور اللہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے ﴿۲۷﴾

قبر میں دفنانے کے بعد کا حال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (مرنے کے بعد) بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (یعنی اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے) واپس چل دیتے ہیں (اور ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ) ان کی جوتیوں کی چاپ وہ سن رہا ہوتا ہے تو اسی وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں:

تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ (ان کا یہ سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہوتا ہے) پس جو سچا مومن ہوتا ہے، وہ کہتا ہے کہ (میں گواہی دیتا رہا ہوں، اور اب بھی) میں گواہی دیتا ہوں، کہ وہ اللہ کے بندے، اور اس کے رسول برحق ہیں، (یہ جواب سن کر) فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ (ایمان نہ لانے کی صورت میں) دوزخ میں جو تمہاری

جگہ ہونے والی تھی ، ذرا اس کو دیکھ لو، اب اللہ تعالیٰ نے بجائے اس جگہ کے، تمہارے لئے جنت میں ایک جگہ عطا فرمائی ہے (اور وہ یہ ہے) اس کو بھی دیکھ لو (یعنی دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے سامنے کر دیئے جائیں گے) چنانچہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھے گا۔

اور جو منافق اور کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ (اور اس کو کیا اور کیسا سمجھتے تھے؟) پس وہ منافق اور کافر کہتا ہے، کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں، دوسرے لوگ جو کہا کرتے تھے، وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے اس جواب پر) اس کو کہا جائے گا، کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ (جان کر ایمان لانے والوں کی) تو نے پیروی کی، پھر لوہے کے گرزوں (وزنی ہتھیاروں) سے اس کو مارا جائے گا، جس سے وہ اس طرح چیخے گا کہ جن و انس کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کا چیخنا سنے گی۔ (بخاری:1338، مسلم:2870)

قبر میں منکر نکیر کے سوالات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قبر میں میت سے سوالات کرنے والے فرشتوں کی بابت فرمایا کہ ان کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلے رنگ کی ہوں گی۔ (ترمذی:1071)

✲......قبر میں منکر نکیر کے سوالات سے متعلق مسند احمد کی ایک طویل حدیث میں سے کچھ حصہ ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

حضرت براابن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مومن فوت ہوتا ہے تو قبر میں

فرشتے سوال کرتے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ؟ (تیرا رب کون ہے؟)

مومن جواب دیتا ہے: رَبِّيَ اللهُ (میرا رب اللہ ہے)

وہ سوال کرتے ہیں: مَادِيْنُكَ؟ (تیرا دین کیا ہے؟)

تو یہ جواب دیتا ہے: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ (میرا دین اسلام ہے)

وہ سوال کرتے ہیں: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟

(جو آدمی تمہاری طرف مبعوث کر کے بھیجا گیا، اس کے بارے میں کیا خیال ہے) وہ جواب دیتا ہے

وَهُوَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

وہ سوال کرتے ہیں: وَمَا عِلْمُكَ؟
(اور ان کے بارے میں تیری معلومات کیا ہیں؟)
وہ جواب دیتا ہے:
قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ
(میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، پھر اس پر ایمان لایا، اور تصدیق کی)
پھر کافر، بدکار اور فاسق شخص سے یہی تمام سوالات ہونگے تو وہ ہر سوال کے جواب میں کہے گا "مجھے کچھ نہیں معلوم، مجھے خبر نہیں ہے"
(مسند احمد: 18534)

قبر میں تین مشرک لوگوں کی حالت زار

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خچری پر سوار قبیلہ بنی نجار کے ایک باغ میں سے گزر رہے تھے، اچانک آپ کی خچری راستے سے ہٹی، اور ٹیڑھی ہوئی (اور اس کی ایسی حالت ہوئی) کہ قریب تھا کہ آپ کو گرا دے، اچانک نظر پڑی تو دیکھا کہ وہاں پانچ یا چھ قبریں ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان قبروں میں دفن مردوں سے کون

واقف ہے؟ (یعنی تم میں کوئی ہے جو ان لوگوں کو جانتا ہو جو ان قبروں میں مدفون ہیں؟) ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں جانتا ہوں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ کس زمانے میں مرے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: زمانہ شرک میں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ اپنی قبروں میں عذاب میں مبتلا ہیں، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مُردوں کو دفن نہ کرسکو گے، تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے عذاب میں سے جتنا کچھ میں سن رہا ہوں وہ اس میں سے کچھ تم کو بھی سنا دے۔

یہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دوزخ کے عذاب سے اللہ سے پناہ مانگو! سب کی زبان سے نکلا۔ ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں سے بھی۔ سب نے کہا: ہم سب ظاہری و

باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجال کے (عظیم ترین) فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو سب نے کہا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں'' (مسلم: 2867)

ہر صبح و شام اسکے ٹھکانے کو پیش کیا جانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میں سے کوئی جب فوت ہو جاتا ہے، تو (قبر میں) ہر صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتیوں میں سے ہے، تو جنتیوں کے مقام میں سے (اس کا جو مقام ہونے والا ہوتا ہے وہ ہر صبح و شام اسکے سامنے کیا جاتا ہے، اور اس کو دکھلایا جاتا ہے)

اور اگر وہ مرنے والا دوزخیوں میں سے ہوتا ہے تو (اسی طرح صبح و شام) دوزخیوں کے مقامات میں سے (اس کا مقام اس کے سامنے کیا جاتا ہے) اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے تیرا مستقل ٹھکانا (اور یہ اس وقت ہوگا) جبکہ اللہ تجھے قیامت کے دن اپنی طرف اٹھائے گا۔

(بخاری: 1379، مسلم: 2866)

نہ قبر پر بیٹھو نہ اس کی طرف نماز پڑھو

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔
(مسلم:972،ابوداؤد:3229،ترمذی:1050)

قبر والے کو تکلیف نہ دو

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں ایک قبر سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اس قبر والے کو تکلیف نہ دو۔'' (مسند احمد:476/39)

قبروں پر ہونیوالے غیر شرعی کام اور انکی ممانعت

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تھی'' اے اللہ! تو میری قبر کو بت نہ بننے دینا کہ اس کی پوجا کی جائے۔ (موطا امام مالک:593)

✵...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (بخاری:3453)

نوٹ اسلام میں قبروں کو سجدہ کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پیغمبروں کی غیرتِ توحید نے قبر کی طرف منہ کر کے اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت بھی نہیں دی تا کہ آنے والی نسلیں شرک میں مبتلا نہ ہوں۔

قبروں پر عمارات کی تعمیر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر کو (سیمنٹ، ریت، چونے سے) پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے روک دیا ہے۔ (مسلم:970، ابوداؤد:3225، ترمذی:1052)

قبروں پر چراغ جلانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر جو بکثرت قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر چراغ جلاتے اور مسجدیں بناتے ہیں۔
(ابوداؤد:3236، مسند احمد:2603-3118)

زیارت قبور کی دعائیں

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ

وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَ اِنَّا
اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ (مسلم:974)

ترجمہ مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان گھروں (قبروں) میں رہنے والوں پر سلام ہو، اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے اور بے شک ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ
لَكُمْ تَبَعٌ فَنَسْاَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

ترجمہ مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان گھروں (قبروں) میں رہنے والوں پر سلام ہو اور بے شک ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں، ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں، پس ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت طلب کرتے ہیں۔ (مسند احمد:23039)

مرنے کے بعد صرف عمل ساتھ رہتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا (مرنے کے بعد قبر تک) میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔

دو چیزیں لوٹ آتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ رہتی ہے۔

1 اس کا کنبہ اور رشتے دار 2 اس کا مال 3 اور اس کا عمل (دفن کے بعد) پہلی دو چیزیں پلٹ جاتی ہیں اور تیسری چیز، اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ (جو اس کے ساتھ جاتا ہے)

(بخاری:6514، مسلم:2960، ترمذی:2379)

عذاب قبر، جہنم، فتنہ دجال اور قرض سے پناہ کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تشہد میں چار چیزوں سے اللہ کی پناہ ضرور طلب کرو۔ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ اے اللہ! میں عذاب قبر، مسیح دجال کے فتنے، موت وحیات کی آزمائش، گناہوں اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(بخاری:832، مسلم:589-590)

آگ، قبر اور گناہوں سے پناہ کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَانَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

ترجمہ اے اللہ! آگ کی آزمائش اور عذاب سے محفوظ رکھ! قبر کی آزمائش اور عذاب سے محفوظ فرما، یا اللہ! امیری ہو یا غریبی دونوں کی آزمائش سے بچا۔ مسیح دجال کے فتنہ سے بھی محفوظ فرما دے۔ یا اللہ میرے گناہ اپنی رحمت کے ٹھنڈے پانی سے جو اولوں کی طرح شفاف

ہے دھو کر میرے دل کو دھلے ہوئے صاف کپڑے کی مانند گناہوں سے صاف فرما دے، یا اللہ، مجھ سے جو گناہ سرزد ہوتے رہے ہیں، اب انکے اور میرے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے، یا اللہ سستی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہوں سے اپنی حفاظت میں رکھ۔ (بخاری: 6375، مسلم: 589، مسند احمد: 25727)

قبر، آگ کے فتنے اور عذاب سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ (بخاری: 6368)

ترجمہ اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی اور انتہائی بڑھاپے اور گناہ اور قرض سے اور قبر کی آزمائش اور قبر کے عذاب اور آگ کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے۔

حضرت عباس بن عبدالعظیم رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا دعا کے ساتھ مندرجہ ذیل کلمات کا اضافہ فرمایا کہ انہوں نے بیٹے سے کہا کہ تم بھی یہ ساتھ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡكُفۡرِ وَالۡفَقۡرِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ

ترجمہ اے اللہ! میں کفر اور غربت (ناداری) سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے بچنے کے لئے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اور کہا کہ صبح اور شام کو انہیں تین تین دفعہ پڑھو، میں اسی کو پسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کروں۔ (ابوداؤد:5090)

تہجد کی ایک نوری دعا

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ نُوۡرًا وَّفِیۡ بَصَرِیۡ نُوۡرًا وَّفِیۡ سَمۡعِیۡ نُوۡرًا وَّعَنۡ یَّمِیۡنِیۡ نُوۡرًا وَّعَنۡ یَّسَارِیۡ نُوۡرًا وَّتَحۡتِیۡ نُوۡرًا وَّاَمَامِیۡ نُوۡرًا وَّخَلۡفِیۡ نُوۡرًا وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ نُوۡرًا وَّعَصَبِیۡ نُوۡرًا وَّلَحۡمِیۡ نُوۡرًا وَّدَمِیۡ نُوۡرًا وَّشَعۡرِیۡ نُوۡرًا وَّبَشَرِیۡ نُوۡرًا اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ نُوۡرًا فِیۡ قَبۡرِیۡ وَنُوۡرًا فِیۡ عِظَامِیۡ

ترجمہ یا اللہ میرا پورا جسم نور سے بھر دے۔ میرا دل، میری قوتِ بصارت، میری سماعت تمام کو نور سے بھر دے۔ اسی طرح میرا ماحول

بھی، میرے اللہ مجھے نوری بنا دے۔ دائیں دیکھوں تو نور نظر آئے، بائیں نظر کروں تو نور ہو، اوپر کی طرف نگاہ جائے تو نور کا سماں ہو، نیچے توجہ ہو تو نور محسوس ہو، غرضیکہ آگے پیچھے سب نور ہی نور ہو۔ یا اللہ مجھے خاص میری ذات کے لئے بھی نور عنایت فرما۔ یا اللہ میرے سارے وجود میں اپنی فرمانبرداری کا نور بھر دے، یا اللہ میرے تمام پٹھے اور گوشت تیری اطاعت کے نور سے معمور ہوں (کہ تیرے کسی حکم کے بغیر حرکت نہ کریں) یا اللہ میرے خون میں، بالوں میں اور میری جلد میں تیری اطاعت کا نور ہو (کہ میری کوئی حرکت تیرے احکام کے خلاف نہ ہو) اے اللہ میری قبر بھی نور سے بھر دے اور میری ہڈیوں میں بھی نور بھر دے۔ (بخاری:6316،مسلم:763،ترمذی:3419)

میت کے لئے قبر کی وسعت اور نور کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ (مسلم:920،2130)

ترجمہ اے اللہ! اسے معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا

درجہ بلند فرما اور اسکے پیچھے رہ جانے والوں میں تو ہی اس کا خلیفہ بن جا۔
یارب العالمین! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لئے
کشادگی فرما اور اس میں اس کے لئے روشنی کر دے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِيْلَ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل کے رب! اسرافیل کے رب!
میں آگ کی تپش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں (نسائی:5519)

عاجزی، سستی اور قبر کے عذاب سے پناہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ اے اللہ! بے شک میں عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی
سے اور بہت بڑھاپے سے اور بخل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور
میں قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے حفاظت کے
لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ (مسلم:2706)

بخل، بزدلی، بڑھاپا اور عذاب قبر سے پناہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ اے اللہ! میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے رذیل عمر (زیادہ بڑھاپے) کی طرف پھیر دیا جائے اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذاب قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (بخاری:2822، 6374، 6390، ترمذی:3567)

عذاب قبر اور دجال کے فتنوں سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْاَعْوَرِ الْكَذَّابِ

ترجمہ اے اللہ! بے شک میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں،

اے اللہ! بے شک میں ظاہری اور باطنی فتنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے اللہ! بے شک میں اس کانے دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو بہت بڑا جھوٹا ہے۔ (مسند احمد: 2778)

حصہ نمبر 9 تعزیت

تعزیت کی تعریف

میت کے متعلقین کو تسلی و صبر کی تلقین کرنا، تاکہ وہ شدت غم میں کمی محسوس کریں' اس کے اس نقصان پر آخرت میں اجر و ثواب کی امید دلانا' مرحوم کی خوبیوں کا تذکرہ، پسماندگان سے ہمدردی اور تعاون کا اظہار نیز میت اور پسماندگان کے حق میں دعا کرنا، یہ سب ''تعزیت'' کہلاتا ہے

تعزیت کی دعا

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

ترجمہ: بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اُس نے دیا اور اُس کے پاس ہر چیز مقررہ وقت تک ہے۔ (بخاری: 7377)

تعزیت کرنے کی فضیلت

1 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مسلمان بھائی کی مصیبت پر اس سے تعزیت کرتا ہے اور اسے تسلی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے قیامت کے دن عزت و کرامت کا لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ:1601)

2 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی تو اس کے لئے مصیبت زدہ کا سا ہی اجر ہے۔ (ترمذی:1073، ابن ماجہ:1602)

راحت پہنچاؤ، راحت پاؤ

کیونکہ کسی عزیز کی وفات پر انسان کو سخت ذہنی اور قلبی تکلیف ہوتی ہے اور اس تکلیف کو دور کرنے پر اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو مسلمان کسی مسلمان کی دنیا کی تکلیف کو دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف کو دور کریں گے اور جو مسلمان کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر

آسانی فرمائیں گے، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں جہانوں میں پردہ پوشی فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اعانت (مدد) میں لگے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد و خدمت میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم:2699، ابوداؤد:4946)

حصہ نمبر 10 عذاب قبر سے نجات دلانے والے اعمال

نماز، تلاوت قرآن پاک اور صدقہ خیرات

1 قرآن پاک کی تلاوت کو معمول بنالینا اور 2 صدقہ وخیرات کرنا بھی عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والے اعمال ہیں 3 مسجد کی طرف چل کر نماز کے لئے جانا فتنہ قبر سے نجات کا سبب بنے گا۔ جیسا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور فرشتہ میت کے سر کی طرف سے عذاب دینے کیلئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے، پھر جب سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، المعجم الاوسط:9438)

نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، صلہ رحمی، احسان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1 قبر میں جب عذاب کا فرشتہ سر کی طرف آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اس طرف سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ۔

2 فرشتہ میت کی دائیں طرف سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے اس طرف سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ۔

3 فرشتہ بائیں طرف سے آتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے اس طرف سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ 4 پھر فرشتہ پاؤں کی طرف سے آنے لگتا ہے تو دوسری نیکیاں مثلاً صدقہ، خیرات، صلہ رحمی اور لوگوں کے ساتھ احسان وغیرہ کہنے لگتے ہیں ادھر سے راستہ نہیں کسی دوسری طرف سے آؤ (اور اس طرح وہ اُن نیک اعمال کی بدولت ہر طرف سے محفوظ ہو جاتا ہے جو وہ دنیا کی زندگی میں کرتا رہا) (ابن حبان:3113)

چغل خوری اور پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ایسی قبروں

کے پاس سے گزرے جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں دیا جا رہا'' پھر فرمانے لگے، ''ان میں سے ایک تو اپنی پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا'' (بخاری:6052)

سورۃ الملک کی تلاوت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس سورۃ کو ہر رات پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے بچا لیتا ہے۔ (حاکم:3839، سنن نسائی الکبریٰ:10479)

سرحدوں پر پہرہ دینا

حضرت فَضَالَہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر فوت شدہ کا عمل ختم ہو جاتا ہے البتہ (جنگ یا امن میں اسلامی لشکر، اسلامی املاک، اسلامی تنصیبات اور) اسلامی سرحدوں کی حفاظت ونگرانی کرنے والے کا عمل بڑھتا رہے گا اور وہ قبر میں منکر ونکیر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد:2500)

شہادت فی سبیل اللہ

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہادت فی سبیل اللہ پانے والا جن چھ انعامات کا مستحق ہو جاتا ہے ان میں ایک قبر کے عذاب سے نجات پانا بھی ہے۔ (حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ، ترمذی:1663)

✲...... ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ سارے مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جاتا ہے لیکن شہید کو نہیں آزمایا جاتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ان کیلئے (دنیا میں) سروں پر چمکتی تلواروں کی آزمائش ہی کافی ہے۔ (سنن نسائی:2053)

حصہ نمبر 11 اچھی موت کے حصول، عذابِ قبر، عذابِ جہنم سے پناہ کی دعائیں

فرمانبرداری کی حالت میں موت

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾

اے اللہ ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں موت دینا۔ (7:اعراف:126)

اسلام کی حالت میں موت

أَنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾

ترجمہ تو ہی دنیا وآخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں موت دینا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دینا۔ (12:یوسف:101)

نیک لوگوں کے ساتھ موت

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾

ترجمہ اے ہمارے رب! ہمیں (اور) ہمارے گناہ معاف کردے اور ہم سے ہماری برائیاں مٹادے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کرنا، اے ہمارے رب! جو آپ نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدے کیے وہ ہمیں عطا کر دے اور ہمیں قیامت والے دن رسوا نہ کرنا بلاشبہ آپ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ (3:آل عمران:193-194)

بری موت سے تحفظ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْھَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَالْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا

ترجمہ اے اللہ! اونچی عمارت سے گرنے، کسی عمارت کے مجھ پر گرنے، غرقاب ہونے اور جلنے سے میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے بہکائے اور میں اس بات سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں آپ کے راستے میں پیٹھ پھیر کر مروں اور اس بات سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں زہریلے جانور کا ڈنک کھا کر مروں۔ (ابوداؤد:1552،نسائی:5531)

فرمانبرداری کی حالت میں موت

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَأَحْیِنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ

ترجمہ اے اللہ! ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں فوت کرنا اور فرمانبرداری کی حالت میں زندہ رکھنا اور بغیر کسی ذلت اور آزمائش کے

نیک لوگوں کے ساتھ ملا دینا۔ (الادب المفرد:699)

تکلیف سے نجات کے لئے موت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ (مسلم:2720)

یا اللہ! میری موت کو میرے لئے ہر تکلیف سے آرام دینے والی بنا دینا۔

مرنے کے بعد انسان کی 7 آرزوئیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں ہوا ہے

ھائے افسوس! جب گمراہ، نافرمان، کافر، فاسق انسان فوت ہو جائیگا تو وہاں جس حسرت کا اظہار کرے گا کہ کاش میں نے یہ نہ کیا ہوتا۔ اسکی نشاندہی قرآن مجید میں مختلف انداز میں آئی ہے۔ یہ آیات انسان کو دنیا میں سنبھلنے کیلئے دی گئی ہیں تاکہ آخرت میں کوئی افسوس، غم اور حسرت نہ رہے۔

کاش! میں دنیا میں واپس لوٹ جاؤں

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾
لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ؕ اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھُوَ
قَآئِلُھَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آجائیگی تو کہے گا

کہ پروردگار! مجھے واپس بھیج دیجیے ﴿۹۹﴾ تاکہ میں جو کچھ چھوڑ آیا ہوں
اس میں کوئی نیک عمل کرلوں ہرگز نہیں، یہ تو ایک بات ہے جسے وہ کہہ رہا
ہے اوران کے سامنے ایک پردہ ہے۔ اس دن تک جب وہ اٹھائے
جائیں گے ﴿۱۰۰﴾ (23:المومنون:99،100)

کاش! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا ہوتا

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ
الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾
لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

ترجمہ اور جس دن ظالم انسان اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا،
کہے گا اے کاش! میں رسول کے ساتھ کچھ راستہ اختیار کرتا ﴿۲۷﴾ ہائے
میری بربادی! کاش کہ میں فلاں شخص کو دلی دوست نہ بناتا ﴿۲۸﴾ اس نے تو
میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے بہکا دیا اور شیطان تو انسان کو
مصیبت پڑنے پر چھوڑ جانے والا ہے ﴿۲۹﴾ (25:الفرقان:27 to 29)

کاش! ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا
اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا
وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ (33:الاحزاب:66،67)

جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی ﴿٦٦﴾ اور کہیں گے اے ہمارے رب! بے شک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں نے ہمیں اصل راہ سے گمراہ کر دیا ﴿٦٧﴾

کاش! مجھے نیکی کرنے کا ایک موقع اور مل جائے

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ
كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ
لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ
اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ (39:الزمر:56to58)

ترجمہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت) کوئی کہنے لگے: افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے حق میں کرتا رہا اور میں تو مذاق اڑانے والوں

میں سے تھا ۞۵۶ یا کہے! کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی
متقیوں میں سے ہوتا ۞۵۷ یا عذاب دیکھ کر کہے! کاش مجھے ایک موقع اور
مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں ۞۵۸

کاش! میرے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال نہ دیا جاتا

وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ
اُوۡتَ كِتٰبِيَهۡ ۞۲۵ وَلَمۡ اَدۡرِ مَا حِسَابِيَهۡ ۞۲۶ يٰلَيۡتَهَا كَانَتِ
الۡقَاضِيَةَ ۞۲۷

ترجمہ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ
کہے گا: کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا ۞۲۵ اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی
کہ میرا حساب کیا ہے؟ ۞۲۶ کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی)
فیصلہ کن ہوتی ۞۲۷

(69:الحاقۃ:25 to 27)

کاش! میں مٹی ہوتا

اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۖۚ يَّوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ
يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ۞۴۰

ترجمہ ہم نے تمہیں اس عذاب سے ڈرایا ہے جو قریب آ پہنچا ہے۔ اس دن (قیامت کے دن) آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا: کاش میں مٹی ہوتا ﴿۴۰﴾ (78:النبا:40)

کاش! میں نے آخرت کیلئے کچھ بھیجا ہوتا

وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰىؕ ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْۚ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌۙ ﴿۲۵﴾ (89:الفجر:25 to 23)

ترجمہ اور جہنم اس دن سامنے لائی جائے گی، اس دن انسان نصیحت تو قبول کرے گا مگر اس وقت اسے نصیحت سے کیا حاصل ہوگا؟ ﴿۲۳﴾ وہ کہے گا: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا ﴿۲۴﴾ پھر اس دن اللہ اسے ایسا عذاب دے گا جیسا کوئی بھی نہیں دے سکتا ﴿۲۵﴾

پوری کتاب میں حوالہ جات **المكتبة الشاملة** سے لئے گئے ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ